سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

پنجاب اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ، پٹیالہ اور دیگر

بنام

سرجیت سنگھ برار

18 نومبر 1996

(کے۔راماسوامی اور جی۔بی، پٹنائک، جسٹسز)

قانون ملازمت:

پنجاب گورنمنٹ نیشنل ایمرجنسی (کنسیشن) رولز :1965 قاعدے 2اور 4۔

آرمڈ فورسز پرسنل (پنجاب نان ٹیکنیکل سروس میں خالی آسامیوں کا ریزرویشن) رولز، 1968۔

سابق فوجیوں کا کوٹہ۔ دوسری ایمرجنسی (1971 کی جنگ) کے دوران سروس کی بنیاد پر سرکاری ملازمت میں دوبارہ ملازمت پر اضافے اور سنیارٹی کے فوائد کا دعوی۔مدعا علیہ نے مئی 1963 میں فوج میں شمولیت اختیار کی اور ستمبر 1973 میں فوجی ملازمت سے فارغ کر دیا۔ 1979 میں سابق فوجیوں کے کوٹے کے خلاف ایل ڈی سی کے طور پر مقرر کیا گیا اور 1965 کے قواعد 2 اور 4 کے تحت اضافے اور سنیارٹی کا فائدہ دیا گیا۔بعد میں اس غلطی کا احساس ہوا کہ جواب دہندہ اس کا حقدار نہیں تھا۔اضافہ، فائدہ 1988 میں واپس لے لیا گیا تھا۔مدعا علیہ کی جانب سے ٹرائل کورٹ کی جانب سے خارج کیا گیا مقدمہ۔اپیلٹ کورٹ اور ہائی کورٹ نے دعوے کی اجازت دی۔کہا، دوسری ایمرجنسی کے دوران خدمات کی بنیاد پر رعایت حاصل کرنے کے لئے، امیدوار کو دوسری ایمرجنسی کے دوران فوجی سروس کے لئے بلایا گیا سرکاری ملازم ہونا

ضروری ہے۔ پہلی ایمرجنسی کی مدت کے دوران سروس میں شامل ہونے والا شخص اس مدت کا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ دوسری ایمرجنسی کے دوران انجام دی گئی خدمات۔ مدعاعلیہ ان اضافے کے حقدار نہیں تھے جو صحیح طور پر واپس لے لئے گئے تھے۔

سابق کیپٹن اے۔ ایس۔ پارمر اور دیگران بنام ریاست ہریانہ اور دیگران، (1968) ایل اے بی آئی سی 894، نے او آر پر بھروسہ کیا۔

(سابق کپتان) رندھیر سنگھ دھول بنام ایس۔ ڈی۔ بھمبری اور دیگران، (1981) 2 ایس سی سی 338 اب ایک اچھا قانون نہیں تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15073 آف 1996۔

1993 کے آر۔ ایس۔ اے نمبر 896 میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے 7.10.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے سوروپ سنگھ اور محترمہ کیرتی مشرا۔

مدعاعلیہ کی طرف سے پردیپ مشرا۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے ماہر وکیلوں کی بات سنی ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے فاضل واحد جج کے 7 اکتوبر 1993 کو آر ایس اے نمبر 896/93 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوئی ہے۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ جواب دہندہ نے بھارت چین جنگ کے اعلان کے بعد فوجی خدمات میں شمولیت اختیار کی تھی۔ 26 اکتوبر 1962 کو ایمرجنسی کا اعلان کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے 25 مئی 1963 کو فوج میں شمولیت اختیار کی۔ حکومت پنجاب نے آئین کے آرٹیکل 309 کی شق کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ نیشنل ایمرجنسی (کنسیشن) رولز، 1965 (مختصر طور پر رولز) منظور کیے۔ قواعد میں سول سروسز میں دوبارہ ملازمت کرنے والے سابق فوجیوں کو تنخواہ اور سنیارٹی کا فائدہ فراہم کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کو 24 ستمبر 1973 کو فوجی ملازمت سے فارغ کر دیا گیا اور اس کے بعد جنوری 1979 میں سابق فوجی کوٹے میں ایل ڈی سی مقرر کیا گیا۔ انہیں رولز 2 اور 4 کے مطابق انکریمنٹ اور سنیارٹی کا فائدہ دیا گیا تھا۔ اس کے بعد، اس غلطی کا احساس کرتے ہوئے کہ وہ ہند-چین ایمرجنسی ہٹائے جانے کے بعد دو تنخواہوں میں اضافے کے حقدار نہیں تھے، اسے 21.4.1987 کے حکم کے ذریعہ واپس لے لیا گیا۔ نوٹس جاری کرنے کے بعد، انہوں نے 18 فروری، 1988 کو فائدہ واپس لے لیا۔ درخواست گزاروں کی مذکورہ کارروائی پر سوال اٹھاتے ہوئے مدعا علیہ نے 27 اپریل 1988 کو ایک دیوانی مقدمہ دائر کیا تھا، اس موقع پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہند بنگلہ جنگ کے دوران حکومت نے 3 دسمبر 1971 کو ایمرجنسی کا اعلان کیا تھا جسے 22 مارچ 1973 کو ہٹا دیا گیا تھا۔ نتیجتاً، مدعا علیہ نے دوسری ایمرجنسی کی مدت کے دوران دی گئی خدمات کی مدت کے لئے سنیارٹی اور تنخواہ کا فائدہ اٹھانے کا دعوی کیا ہے۔ ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا لیکن اپیل پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے اپیل منظور کرتے ہوئے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے دو تنخواہوں میں اضافے کا فائدہ دیا۔ جب دوسری اپیل دائر کی گئی تو ہائی کورٹ نے اسے خارج کر دیا۔ لہٰذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

درخواست گزار کے وکیل کی جانب سے اٹھایا گیا اعتراض یہ ہے کہ قواعد کے تحت صرف ہندوستان چین جنگ کی ایمرجنسی کے دوران فوجی خدمات انجام دینے والے اہلکار اس فائدہ کے حقدار ہیں۔ اگرچہ پہلی ایمرجنسی کے خاتمے کے بعد اور دوسری ایمرجنسی یعنی ہند بنگلہ جنگ کے دوران جواب دہندہ جاری رہا، لیکن مذکورہ سروس کی مدت کو قواعد کے تحت شمار نہیں کیا جائے گا۔ ہم اس دلیل میں وزن پاتے ہیں۔ اس سوال پر

سب سے پہلے اس عدالت نے سابق کیپٹن رندھیر سنگھ دھول بنام ایس ڈی بھمبری اور دیگران، [1981] 2 ایس سی سی 338 میں غور کیا تھا اور اس عدالت نے اس کا فائدہ دیا تھا۔ اس عدالت نے سابق کیپٹن اے ایس پرمار اور دیگران بنام ریاست ہریانہ اور دیگر، (1968) ایل اے بی۔ آئی سی 894 کے معاملے میں اس کا جائزہ لیا تھا۔ جس میں اس عدالت نے فوجی سروس کی تعریف کی جو درج ذیل ہے:

"تعریف: ان قواعد کے مقاصد کے لئے، اظہار فوجی سروس سے مراد 26 اکتوبر کو آئین کے آرٹیکل 352 کے تحت صدر کے ذریعہ نافذ کردہ ایمرجنسی کے اعلان پر عمل درآمد کی مدت کے دوران کسی شخص کی طرف سے فراہم کردہ ہندوستانی مسلح افواج کے تینوں ونگوں میں سے کسی ایک (بشمول وارنٹ آفیسر کے طور پر خدمات) میں اندراج یا کمیشنڈ سروس ہے۔ 1962ء یا اس طرح کی دوسری خدمات جو بعد میں ان قوانین کے مقصد کے لیے فوجی خدمت قرار دی جا سکتی ہیں۔ فوجی تربیت کی کسی بھی مدت کے بعد فوجی خدمات کو بھی فوجی خدمت کے طور پر شمار کیا جائے گا۔

"4۔ اضافہ، سنیارٹی اور پنشن، فوجی خدمات کی مدت میں اضافہ، سنیارٹی اور پنشن درج ذیل ہوں گے:

(1) اضافہ: فوجی خدمات میں حصہ لینے والے کسی شخص کی جانب سے کسی بھی سروس یا عہدے پر تقرری کے لئے مقررہ کم از کم عمر حاصل کرنے کے بعد اس کی مدت میں اضافہ کیا جائے گا۔ پنجاب سول سروس رولز جلد دوم کے رولز 3.9، 3.10 اور 3.11 میں کم از کم عمر مقرر نہیں کی جائے گی۔ تاہم یہ رعایت صرف پہلی تقرری پر ہی قابل قبول ہوگی۔

اس عدالت نے کہا تھا کہ جن الفاظ پر زور دیا گیا ہے وہ واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ صرف ایمرجنسی کے دوران کی گئی خدمات کو دھیان میں رکھا جائے گا اور کسی اور مدت کو نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دیگر خدمات کو بھی فوجی سروس قرار دینے کا اہتمام ہے، لیکن حکومت کی جانب سے ایسا اعلان کرنے کا کوئی حکم ہمارے علم میں نہیں لایا گیا۔ اس طرح یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اس عدالت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پہلی ایمرجنسی کے

دوران فوجی خدمات انجام دی جائیں گی جب تک کہ دوسری ایمرجنسی کا احاطہ کرنے والے ریاست کی طرف سے دیئے گئے قواعد کے تحت مزید کوئی اعلان نہ کیا جائے۔ پہلی ایمرجنسی کی مدت کے دوران سروس میں شامل ہونے والے اہلکار دوسری ایمرجنسی کے دوران فراہم کردہ خدمات کی مدت کا فائدہ اٹھانے کے حقدار نہیں ہیں۔ مدعاعلیہ کے وکیل نے 24 فروری 1972 کو 5866 کے سرکلر لیٹر نمبر 325 ایس II(3)-72 پر بھروسہ کیا اور دلیل دی کہ حکومت ہند نے اس کے پیرا گراف 2 میں ان لوگوں کو فوجی خدمات کا فائدہ جاری کیا ہے جو پہلی ایمرجنسی کے تحت کام کرتے رہے۔ ریاستی حکومت نے پیرا گراف 3 میں بھی یہی فائدہ دیا ہے اور اس لئے مدعاعلیہ اس کے فوائد کا حقدار ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تنازعہ میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ اس کا پیرا گراف 2 مرکزی حکومت کے ان ملازمین سے متعلق ہے جو دوسری ایمرجنسی کے دوران فوجی خدمات میں شامل ہوئے تھے اور اس کے بعد بھی اس فائدہ کے حقدار بن گئے تھے۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہ مرکزی حکومت کا ملازم نہیں ہے اور اس لیے اس کے پیرا 2 میں کوئی درخواست نہیں ہے۔ پیرا 3 کا اطلاق مدعاعلیہ پر بھی نہیں ہوتا کیونکہ وہ فوجی سروس میں شامل ہونے سے پہلے سرکاری ملازمت میں نہیں تھا جس میں لکھا ہے:

پنجاب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ ایمرجنسی کے دوران جن سرکاری ملازمین کو فوجی خدمات کے لیے بلایا گیا ہے وہ پنجاب گورنمنٹ نیشنل ایمرجنسی (رعایتی) رولز 1965 اور ڈی موبلائزڈ آرمڈ فورسز پرسنل (پنجاب نان ٹیکنیکل سروس میں خالی آسامیوں کا ریزرویشن) رولز 1968 میں دی گئی رعایتوں کے اہل ہوں گے۔

اس کا مطالعہ واضح طور پر اشارہ کرتا ہے کہ امیدوار کو سرکاری ملازم ہونا چاہئے جسے دوسری ایمرجنسی کے دوران فوجی خدمت کے لئے بلایا گیا تھا۔ ایسے سرکاری ملازمین پنجاب گورنمنٹ نیشنل ایمرجنسی (رعایتی) رولز، 1965 اور ڈی موبلائزڈ آرمڈ فورسز پرسنل (پنجاب نان ٹیکنیکل سروس میں خالی آسامیوں کا ریزرویشن) رولز، 1968 میں دی گئی رعایتوں کے اہل ہوں گے۔ ان حالات میں، جواب دہندہ دو انکریمنٹ کا حقدار نہیں ہے جو غلط طریقے سے دیا گیا تھا اور صحیح طریقے سے واپس لیا گیا تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ ہائی کورٹ اور ڈسٹرکٹ ججوں کے احکامات کو خارج کر دیا جاتا ہے اور مدعا علیہ کا مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ بنا لاگت کے۔

آر۔ پی۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document